



16 اکتوبر، 2017

اقوام متحده کا عالمی ادارہ برائے خوراک وزراعت (ایف اے او) کی جانب سے ہر سال 16 اکتوبر کو ”خوراک کا عالمی دن“ منایا جاتا ہے۔ پاکستان کسان مزدور تحریک اور روٹس فارا یکوئی، ایشین پیزنس کلیشن (ایے پی سی) اور پیٹی سائیئنڈ ایکشن نیٹ ورک (پین اے پی) کے ساتھ مل کر ہر سال خوراک کے عالمی دن کو ”بھوک کے عالمی دن“ کے طور پر مناتی ہے۔

پی کے ایم ٹی اور روٹس فارا یکوئی نے بھوک کے عالمی دن کی مناسبت سے پاکستان میں بڑھتی ہوئی بھوک اور غذائی کمی، وسائل پر خصوصاً زمین پر جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کے قبضے اور انسانی حقوق کی نگین خلاف ورزیوں کے خلاف اسلام آباد پر لیس کلب میں پر لیس کانفرنس اور ایک احتجاجی مظاہرے کا اہتمام کیا۔ پر لیس کانفرنس اور مظاہرے سے پی کے ایم ٹی کے رہنماؤں الطاف حسین، عذر اطاعت سعید، طارق محمود اور پٹھانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اقوام متحده کے خوراک وزراعت کے عالمی ادارے (ایف اے او) اور دیگر بین الاقوامی اداروں کی جانب سے مشترکہ طور پر حال ہی میں جاری کردہ رپورٹ (The State of Food Security and Nutrition in the World Report 2017) میں انکشاف کیا گیا ہے کہ دنیا میں بھوک اور غذائی کمی کے شکار افراد کی تعداد جو 2015 میں 777 ملین تھی 2016 میں بڑھ کر 815 ملین ہو چکی ہے جن کی بڑی تعداد (520 ملین) برعظم ایشیا میں رہتی ہے۔ یہ رپورٹ واضح کرتی ہے کہ غذائی تحفظ پر موئی تبدیلی اور دیگر تنازعات کے نتیجے میں آبادیوں پر بڑے پیمانے پر انتہائی منفی اثرات مرتب ہوئے ہیں خصوصاً دیہی آبادیوں پر جو نقل مکانی کی بھی بنیادی وجہ ہیں۔ ایف اے او کی جانب سے خوراک کا عالمی دن ”غذائی تحفظ اور دیہی ترقی میں سرمایہ کاری: نقل مکانی کے مستقبل میں تبدیلی“، کے عنوان سے منایا جا رہا ہے۔ مختصر آریہ کہ تیسری دنیا کے ممالک میں لاکھوں افراد مختلف تنازعات، بھوک، غربت اور موئی تبدیلی کے اثرات جیسے سیلاپ، خنک سالی وغیرہ کے نتیجے میں نقل مکانی کر رہے ہیں۔

پاکستان 2017 میں بھی 166 پر امن ممالک کی فہرست میں 152 نمبر پر ہے۔ ملک میں بھوک کے شکار افراد کی تعداد بڑھتی جاری ہے جہاں ضرورت سے کہیں زیادہ گندم سرکاری گوداموں میں پڑی سڑھی ہے۔ لاکھوں لوگ سرکاری سرپرستی میں جاری دہشت گردی کے خلاف جنگ میں بے گھر ہو رہے ہیں جس کے نتیجے میں وہ زمین، روزگار، مال مولیسوں سے بھی محروم ہو جاتے ہیں اور یہ تمام وسائل خوراک و غذائی تحفظ کے لیے لازم ہیں۔ ملک میں غذا اور غذائی کمی کے حوالے سے اعداد و شمار چیزیں چیز کر کہہ رہے ہیں کہ پاکستان غذائی تحفظ کے اشاریوں میں 109 ممالک میں 77 ویں نمبر پر ہے اور ہر دس میں سے چھ پاکستانی غذائی عدم تحفظ کا شکار ہیں۔ ملک میں تقریباً 44 فیصد بچے غذائی کمی کا شکار ہیں جبکہ 50 فیصد عورتیں خون کی کمی کا شکار ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ بھوک اور غذائی کمی کے یہ ہولناک اعداد و شمار زمین کی انتہائی غیر منصفانہ تقسیم کا نتیجہ ہیں۔ پاکستان کی 45 فیصد زرعی زمین پر 11 فیصد بڑے جاگیردار قابض ہیں۔ لاکھوں چھوٹے اور بے زمین کسان پہلے ہی استصلی اور ظالمانہ جاگیرداری نظام میں جکڑے ہوئے ہیں اور اب طاقتور زرعی کمپنیوں کی اجراء داری بڑھتی جا رہی ہے جنہیں سرمایہ دارانہ نظام میں نیولبرل پالیسوں کے تحت ہماری زمین اور وسائل پر قبضے کی کھلی چھوٹ دے دی گئی ہے۔ زمین اور وسائل پر قبضے، تنازعات، موئی تبدیلی اور بڑے پیمانے پر مہلک کیمیائی کھاد کے استعمال کی وجہ سے زمین کی تباہی کے نتیجے میں دیہی اور غریب شہری آبادیاں بڑے پیمانے پر بھوک اور غربت کا سامنا کر رہی ہیں۔ عالمی تجارتی ادارے ڈبلیوٹی اور اس کے معابرہوں کے تحت زرعی تجارتی کمپنیوں کی بڑھتی ہوئی طاقت اور آزاد تجارت بھی دنیا میں بڑھتی ہوئی بھوک کی بڑی وجہ ہے۔

پاکستان کسان مزدور تحریک سمجھتی ہے کہ تمام عوامی تنظیمیں خوراک کی خود مختاری کے حصول کی جدوجہد تیز کرنے کے لیے جاگیرداری اور نیولبرل پالیسوں کے خاتمے کو اپنا لآخر عمل بنائیں جو ہماری زمین اور پیداواری وسائل ہم سے چھیننے کے لیے مسلط کی جا رہی ہیں۔ پاکستان کسان مزدور تحریک خوراک وزراعت کی خود مختاری پر منی پالیسی اور زمین کی منصفانہ تقسیم جس میں عورتوں کے حق کو لیکن بنایا جائے کا مطالبہ کرتی ہے۔ ملک میں اس وقت تک پاسیدار امن، ترقی اور خوشحالی نہیں آسکتی جب تک فیصلہ سازی پر عوامی اختیار نہ ہو۔

جاری کر دہ

پاکستان کسان مزدور تحریک روٹس فارا یکوئی

فون: 0300-5745718